REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۷/۱۲ | ۵ فتح ۱۳۳۷ ہش ۵ دسمبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق خاص دُعا کی تحریک

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو معمول سے کہیں بڑھ کر کام کرنا ہوگا۔ اور بہت زیادہ وقت دینی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہنا ہوگا۔ احباب ان دنوں میں خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو طاقت وہمت عطا فرمائے۔ تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت وسلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

"تقریباً ایک سال کے عرصہ میں ہم ملکی مسائل حل کرلیں گے"

بی بی سی کے نامہ نگار سے جنرل محمد ایوب خان کا انٹرویو

لندن ۔ ۴ دسمبر۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے پرسوں رات بی بی سی کے ٹیلی ویژن پروگرام "پینوراما" میں ایک دلچسپ انٹرویو دیا۔ جسے برطانیہ میں لاکھوں افراد نے ٹیلی ویژن پر دیکھا۔ بی بی سی کے خاص نمائندے مسٹر رابرٹ کی انٹرویو لینے کے لئے خاص طور پر لندن سے بذریعہ طیارہ کراچی پہونچ گئے تھے۔

جنرل محمد ایوب خاں نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ تقریباً ایک سال کے عرصہ میں ہم ملک کے مسائل حل کرلیں گے آپ نے رائے ظاہر کی کہ جب ہم اس مرحلہ پر پہونچ جائیں گے۔ تو ایک آئینی کمیشن مقرر کیا جائے گا جسے ایک قابل عمل آئین تیار کرنے کے لئے کہا جائے گا۔

آپ نے کہا ملک میں تقریباً دس سیاسی جماعتیں تھیں اور مجوزہ انتخابات کی تاریخ آنے تک ان کی تعداد بیس تک پہونچ جاتی۔ اور اگر ان حالات کے تحت کوئی انتخابات ہوتے۔ تو ملک میں کامل انتشار رونما ہوجاتا۔

جنرل ایوب سے پوچھا گیا کیا آپ جنرل ڈیگال کی تقلید کرتے ہوئے سول حکام کو نظم ونسق حکومت میں شامل کریں گے۔ آپ نے کہا میں یہی چیز کر رہا ہوں۔ میری کابینہ ۴۴ میں صرف قابل اور ایسے افراد شامل ہیں۔ جو جمہوریت کی روح کو اپنا رہے ہیں۔

زرعی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے رابرٹ کی نے جنرل ایوب سے دریافت کیا۔ کہ کیا انہیں زمینداروں کے وجود سے کوئی خطرہ ہے۔ صدر پاکستان نے کہا مجھے ایسا کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔ اور میں ان کا دوست ہوں جنرل ایوب نے کہا میں زرعی مسئلہ کا منصفانہ حل تلاش کر رہا ہوں۔ اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر دوسرے لوگ زرعی اصلاحات نافذ کرتے تو وہ اصل مسئلہ کا منصفانہ حل پیش نہ کرتے۔ آپ نے کہا میں اس میں کوئی طبقاتی جنگ نہیں چاہتا۔

کاشتکاروں کو ۹۰ ہزار ٹن کیمیاوی کھاد تقسیم کرنے کا فیصلہ

کھاد کی خرید کے لیے مستحق کاشتکاروں کو تقاوی قرضے دیئے جائیں گے

لاہور ۴ دسمبر۔ صوبائی محکمہ زراعت نے صوبہ بھر کے کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کے لئے ۹۰ ہزار ٹن کیمیاوی کھاد حاصل کی ہے۔ فوڈ کمشنر مسٹر ایس۔ آئی حق نے کیمیاوی کھاد زراعت۔ ترقی دیہات اور امداد باہمی کے محکموں کے ذریعہ تقسیم کرنے کی غرض سے ایک خاص مہم تیار کی ہے۔ کیمیاوی کھاد کی خرید کے لیے مستحق کاشتکاروں کو تقاوی قرضے بھی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جاسکے۔ اس سے پہلے بہتر قسم کی ایک مہم کامیابی سے چلائی جاچکی ہے۔ ملک میں غذائی پیداوار بڑھانے کے لئے موجودہ حکومت نے کیمیاوی کھاد کی خرید میں چالیس فی صد تک امداد بحال کر دی ہے۔ یہ رعایت ایک سال تک جاری رہے گی۔

مصر میں شام کے خلاف اضطراب

استنبول ۴ دسمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق مصر کے روزافزوں اقتدار اور اثر ورسوخ کے خلاف شامی عوام میں بے چینی اور بے اضطراب بڑھتا جا رہا ہے۔ اس اضطراب کو ہوا دینے میں خلاف قانون بعث پارٹی کے ارکان پیش پیش ہیں۔

درخواست دعا

از حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری مدظلہ

میرے ایک عزیز کو چند مشکلات لاحق ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۸ء

مادہ پرستانہ ذہنیت

اسلام کی الکتاب قرآن پاک کی ایسی تشریحات جن سے اسلام کی روحانی بنیاد متزلزل ہو جاتی ہے دراصل ان مادہ پرستانہ رجحانات کی وجہ سے ہے۔ جو پہلے مغرب میں اور اب ایشیا اور باقی دنیا میں مذہب کو انسان کے دل و دماغ سے دھو دینا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کے شروع ہی میں بتا دیا گیا ہے۔ کہ "یہ کتاب ان لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہے۔ جو متقی ہیں۔ اور جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ نماز قائم کرتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اسے خرچ کرتے ہیں۔ جو (اے محمدؐ) اس پر ایمان لاتے ہیں جو کچھ تجھ پر اتارا گیا ہے۔ اور جو کچھ تجھ سے پہلے اتارا گیا ہے۔ اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

ایمان بالغیب قیام صلوٰۃ اور انفاق اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہیں۔ لیکن بعض لوگ جو یورپ کی مادہ پرستی اور سائنسی ترقیوں کو دیکھکر اور موجودہ دور میں مسلمانوں کی تہی دستی سے متاثر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اسلامی اصولوں کی روحانی بنیاد کو بالکل ختم کر دیا جائے اور ایسی توجیہات کی جائیں کہ گویا اسلام صرف مادہ پرستی کے فروغ کے لئے اصول دیتا ہے۔ اور جو اعمال مثلاً قیام صلوٰۃ اور انفاق مال وغیرہ اسلام نے بتائے ہیں۔ ان کی غرض صرف مادی تمتع ہے۔ اور تعلق باللہ اور روحانی ارتقائے حیات کے تصورات انسانی ترقی کے راستہ میں حائل ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک مضمون سے جو حال ہی میں ایک ہفت روزہ میں شائع ہوا ایک اقتباس درج کرتے ہیں:

"یہ ہے قرآنی نظام معیشت کی غرض و غایت۔ اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے قرآن نے چند اصول قائم دیئے ہیں۔ جس پر اس نظام کی عمارت استوار ہوتی ہے۔ مثلاً

(۱) زمین (ارض) کسی کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ یہ ذریعہ پیداوار ہے۔ اس لئے اسے سواء للسائلین (۴۱: ۱۰) ان تمام ضرورت مندوں کے لئے یکساں طور پر کھلا رہنا چاہیئے

(۲) فاضلہ دولت جو نظام سرمایہ داری کی اصل بنیاد ہے کسی کے پاس نہیں رہ سکتی۔ سورۃ بقرہ میں ہے یسئلونک ماذا ینفقون (۲: ۲۱۹) یہ تم سے پوچھتے ہیں کہ ہم کتنا روپیہ (نظام کے لئے) کھلا رکھیں تاکہ اسے ضرورت مندوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے خرچ کر سکیں قل العفو (۲: ۲۱۹) ان سے کہہ دو کہ جس قدر تمہاری ضروریات سے زیادہ ہے سب کا سب لہذا اس نظام میں کسی کے پاس فاضلہ دولت رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا . . .

آخر میں دو ایک سوالوں کا جواب دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جو اس ضمن میں عام طور پر سامنے آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر قرآن کا نظام معاشی اس قسم کا ہے۔ تو پھر اس نے صدقہ و خیرات وغیرہ وراثت سے متعلق احکام کیوں دیئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن اس نظام کو یک لخت نہیں لے آتا۔ بتدریج قائم کرنا چاہتا ہے لہذا صدقہ و خیرات وراثت وغیرہ کے احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں۔ جس میں ہنوز یہ نظام اپنی آخری شکل میں قائم نہ ہوا ہو۔"

اس کا مطلب صاف ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات قیامت تک کے لئے ہیں یہ غلط ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ جس میں دنیا کی کوئی چیز کسی شخص کی ذاتی ملکیت نہیں رہے گی بلکہ وہ سب سٹیٹ کے قبضہ میں چلی جائے گی۔ اس لئے نہ تو انفاق ہو سکے گا۔ اور نہ وراثت کی تقسیم کی صورت پیدا ہو سکے گی۔

لطف یہ ہے کہ معاً اس کے بعد فاضل مضمون نگار تحریر فرماتے ہیں۔

"دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر قرآن کا معاشی نظام یہ ہے تو پھر کمیونزم اور اسلام میں فرق کیا ہے۔

اسلام اور کمیونزم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کمیونزم محض ایک معاشی نظام نہیں۔ بلکہ فلسفۂ زندگی ہے۔ اسی طرح اسلام بھی ایک معاشی نظام ہی نہیں۔ بلکہ ایک ایسا ضابطۂ حیات ہے جو انسان کو تمام تر اپنے سامنے رکھتا ہے۔ اور اس کی زندگی کے ہر شعبے پر محیط ہے۔ کمیونزم کا فلسفۂ زندگی اور اسلام کا تصور حیات ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ جو ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا نظام حیات ایسا یکتا و منفرد ہے۔ کہ دنیا کے کسی نظام کو اسلامی کہا ہی نہیں جا سکتا۔ نہ اس نظام کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جو یہ کہا جا سکے کہ دنیا کا فلاں نظام اسلامی نظام کے فلاں حصے کے مطابق ہے۔"

اس عبارت کا آخری حصہ بالکل صحیح ہے۔ اسلامی نظام بے شک یکتا ہے کوئی انسانی سوچا ہوا نظام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن افسوس ہے کہ یہاں اسلامی نظام کی وہ خصوصیات نہیں بتائی گئیں۔ جو اسے تمام انسانی نظاموں سے جن میں اشتراکیت بھی شامل ہے ممتاز کرتی ہیں۔ بنیادی طور پر وہ خصوصیات وہی ہیں۔ جن کا ہم نے اس مضمون کے آغاز میں ذکر کیا ہے۔ اور جن کو جیسا کہ اوپر پیش کیا گیا ہے قرآن کریم نے اپنے آغاز میں ہی بیان فرما دیا ہے۔ اگر اسلام کی ان خصوصیات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ جیسا کہ خود اس مضمون میں کیا گیا ہے۔ تو حقیقت یہی ہے کہ فاضل مضمون نگار کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں رہتا کہ "اگر قرآن کا معاشی نظام یہ ہے تو پھر کمیونزم اور اسلام میں فرق کیا ہے؟"

بے شک اسلام کا معاشی نظام بھی اس کے باقی شعبوں کی طرح بہترین ہے اور اس بہترین معاشی نظام کی مضبوط کڑیاں انفاق اور وراثت بھی ہیں۔ یہ بھی ان باتوں میں سے ہے۔ جو اس کو بہترین معاشی نظام بناتی ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے اس وقت تک یہ قائم رہیں گی۔ کیونکہ اسلامی معاشی نظام کوئی ایسا نظام نہیں ہے۔ جو کے نتائج ہماری اخروی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ نظام بھی انسانی فطرت کو روحانی فضا میں پرواز دیتا ہے۔ اور اس کو خاک و ذلت سے اٹھا کر روحانی تخت پر متمکن کرتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب فاضل مضمون نگار۔ صدقہ۔ خیرات اور وراثت سے متعلق احکام قرآنی کو عبوری دور سے وابستہ کرتا ہے۔ تو اس کے ذہن میں معاشی زندگی کی وہی ناقابل عمل صورت ہوتی ہے۔ جو کمیونزم ذاتی ملکیت کی نفی سے پیش کرتا ہے۔ کیونکہ معاشرہ کی ایسی حالت اس دنیا میں اسی وقت تصور میں آ سکتی ہے۔ جب ذاتی ملکیت کی نفی کی جائے۔ اور تمام پیداوار سٹیٹ کے قبضہ میں آ جائے۔ جو کمیونزم کے نظریات کے مطابق ہر فرد کو سٹیٹ کے ذریعہ اس کی ضرورت کے مطابق دی جائے۔ اور جو اسی وقت ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔ جب انسان انسان نہ رہے۔ بلکہ آٹا پیسنے والی مشین کی طرح بے حس مشین بن جائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی صورت حال میں دنیا جنت تو کیا بنے گی محض خاک اور پتھر بن کر رہ جائے گی۔ لیکن ؎

عشق نہیں ہے قصۂ کوتاہ زندگی
یہ زندگی فقط ہے گزرگاہ زندگی

اسلام ایک ایسا معاشی نظام قائم کرتا ہے جس کے ذریعہ ہر انسان اپنی انفرادی روحانی ارتقائے حیات کے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے۔ اسلام جو جنت انسانوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ قرآن کریم کی اس آیہ میں بیان کی گئی ہے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

درخواست دعا

نظارت اصلاح و ارشاد کے ایک نوجوان مستعد معلم مکرم قاضی محمد حنیف صاحب آف موہیاں ضلع سیالکوٹ بعارضہ خونی پیچش بیمار ہیں احباب جماعت سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
احمد خان نسیم انچارج مقامی تعلیم و اصلاح

انسانی فطرت کا نفسیاتی مطالعہ

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب)

(قسط نمبر ۲)

سگمنڈ فرائڈ (۱۹۳۹ - ۱۸۵۶)

ایک جرمن نژاد یہودی ماہر نفسیات تھا۔ فرائڈ سے قبل نفسیات کو اتنی سائنسی اور علمی حیثیت حاصل نہ تھی جتنی کہ اس کی انتھک کوششوں تحقیق و تدوین اور زور قلم سے حاصل ہوئی۔ گو اب بھی نفسیات کو سائنس کی دوسری شاخوں کے مقابلہ میں ایک بچہ کی حیثیت دی جاتی ہے۔ مگر اہمیت اور ضرورت کے لحاظ سے رتبہ میں یہ کسی سے کم نہیں ہے۔ فرائڈ کی کامیابی کا راز زیادہ تر لاشعوری جذبات کی دریافت میں ہے۔ یعنی ذہنی خرابیوں کی اکثر وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایسے جذبات جن کی کسی وجہ سے تسکین نہ ہو سکے ان کو نفس کے لاشعوری حصہ میں دھکیل دیا جاتا ہے تاکہ تسکین کے مطالبہ سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ مگر بعض دفعہ لاشعوری حصہ نفس میں دبے ہوئے جذبات اور زیادہ زور پکڑتے جاتے ہیں۔ حتی کہ شعور کو دبا کر انسانی ذہن کو لاشعوری حرکات پر مجبور کر لیتے ہیں۔ اس حالت کو نفسیاتی مرض کہا جاتا ہے۔

فرائڈ کے تجربہ کے ذریعہ دوسری اہم چیز جو ثابت ہوتی ہے۔ وہ روح کا وجود ہے یعنی انسانی ذہن جس کو موجودہ سائنس دان محض مغز سمجھتے اور ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اصل میں مغز اور روح پر مشتمل ہے مغز صرف روح کو مختلف قسم کے اندرونی اور بیرونی احساسات سے دوچار کرانے کا کام دیتا ہے یعنی روح کے لئے محسوس کرنے کا آلہ ہے۔ اس لئے ذہن یعنی mind کا مطلب روح اور مغز یعنی brain اور psyche کا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض جذبات یا یادداشتیں جب روح کے لاشعوری حصہ میں دھکیل دی جائیں تو روحانی وسائل کے ذریعہ ذہن یعنی شعوری حصہ روح میں لائی جا سکتی ہیں۔ جیسا کہ ہپناٹزم وغیرہ کے ذریعہ یوں سمجھ لینا چاہئے کہ مغز اور روح دو علیحدہ علیحدہ حقیقتیں ہیں۔ اس کا حتمی ثبوت آگے چل کر بیان ہوگا۔

بعض خصوصی حالات کی بنا پر یورپ کے باشندے نفسیاتی امراض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ جن میں زیادہ تعداد نسوانی طبقہ کی ہے۔ کیونکہ کثرت میں ہونے کی وجہ سے گھر گرہستی اولاد کی خواہشات کی تکمیل سے محروم رہنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اس قدرتی جذبہ کی عدم تکمیل کی مزید وجہ یہ ہو جاتی ہے کہ شادی کے قابل مرد۔ خصوصاً متمول لوگ۔ مادیت کے زیر اثر نفس پرستی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور بیوی بچوں کی طرف توجہ کرنے کو ایک غیر ضروری بوجھ سمجھتے ہیں۔ اس لئے عمر کے آخری حصہ میں شادی کرتے ہیں جبکہ فی الحقیقت ان کو بیوی کی نہیں۔ بلکہ نرس کی ضرورت ہوتی ہے۔ کثرت نسواں کا صحیح علاج تعدد ازدواج ہے جس کی طرف خود طبقۂ نسواں نے مجبور ہو کر قدم اٹھایا ہے۔ حال ہی میں برطانوی پارلیمنٹ میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ کمانے والی نوجوان عورتیں تین تین یا چار چار مل کر کسی بیکار مرد سے خفیہ شادی کر لیتی ہیں۔ اور اس مرد کو صرف گھر کی دیکھ بھال اور دکھ درد کا کام دیا جاتا ہے جب تک مرد تعدد ازدواج کی طرف قدم نہ اٹھائیں تب تک یورپ کی اخلاقی گراوٹ اور عورتوں کی زبوں حالی کا صحیح علاج مشکل ہے۔

ایسے حالات میں سے گذرتے ہوئے یورپ کی اکثر عورتیں شدید ذہنی کشمکش میں مبتلا رہتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں۔ ہسٹیریا۔ فوبیا کی مختلف قسم کی امراض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ مرد بھی عورتوں کے بے رحمانہ سلوک اور گھریلو امن سے محرومی کی وجہ سے pervertion اور نیوراسس وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرائڈ کا طریقہ علاج یعنی psychoanalysis ...... ان بیماریوں کے علاج میں نسبتاً بہت کامیاب ثابت ہوا۔ اور بھی کئی ایک نفسیاتی بیماریاں ہیں۔ جن میں یورپ کے باشندے مبتلا ہیں۔ جن کی وجہ مذہب اور اعلیٰ مقصد کے بغیر زندگی گذارنا۔ بے لوث محبت کا فقدان اور خاطر خواہ دولت یا رسوخ سے محرومی ہے۔ مگر ان کے علاج کے لئے فرائڈ کا طریقہ علاج چنداں کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ ایسے مریضوں کو ینگ اور ایڈلر ایسے ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

نفسیاتی امراض کا عام باعث یعنی جذبات کو لاشعور میں دبانے یا دھکیلنے کے ذمہ دار بھی بعض دوسرے جذبات ہی ہوتے ہیں جن میں مایوسی یا جذبات کی نامعقولیت یا ماحول کے مخالف اثر کے باعث مناقشت اور اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر مخالف جذبات کو دبائے رکھنے کے لئے ایک خاص قوت سے کام لینا پڑتا ہے۔ جو

جلسہ سالانہ کی غرض ایمان اور روحانیت کی ترقی اور دینی خدمت کے وسائل پر غور کرنا ہے

آنے والے احباب اپنے اوقات کو وعظ و نصیحت کی باتیں سننے میں خرچ کریں

احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی

ضروری ہدایات

"ہمارے سالانہ جلسے کے اجتماع کے وقت جو ایک مذہبی جلسہ ہوتا ہے اور جس کی غرض ایمان اور روحانیت کی ترقی اور دینی خدمت کے وسائل پر غور کرنا ہے بہت سے لوگ اس غرض و غایت کو نظر انداز کر دیتے ہیں.... یعنی وہ اپنے اوقات کو بجائے عبادتوں اور مجاہدوں میں لگانے کے اور دینی باتیں سننے کے ادھر ادھر پھرنے اور کھانے پینے میں صرف کر دیتے ہیں۔"

"آپ پہلے اس امر کو سوچ لیں کہ جلسہ پر جانے کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اور جو احباب آئیں وہ اپنے اوقات کو وعظ و نصیحت کی باتیں سننے میں خرچ کریں اور اپنے اموال کو بھی خدمت دین میں لگانے کی کوشش کریں اور اس خدائی کام کو ایک میلہ کی شکل میں تبدیل نہ کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۲۱ء)

مستقل طور پر خرچ ہوتی ہے تاکہ دباؤ کا عمل جاری رہے۔ تب نفسیاتی ڈاکٹر دبے ہوئے جذبات کو شعور میں لانے کے لئے مریض کی مدد کرتا ہے اور اختلاف یا خوف کو دور کرنے کے لئے دلائل یا اپنے خاص اثر سے کام لیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اگر دلائل یا اثر کمزور ہوں تو مکمل صحت نہیں ہوتی گو انسان کام کاج کرنے کے قابل ہو جاتا ہے مگر روحانی کوفت سے نجات نہیں ملتی۔

فرائڈ ایک اپنی مثال بیان کرتا ہے کہ وی آنا میں ایک مریضہ نے علاج کے لئے اسکو ایک ہوٹل میں بلایا۔ فرائڈ اپنی گھوڑا گاڑی میں جو وہ خود چلاتا تھا روانہ ہو گیا۔ مگر ہوٹل کے راستہ کو چھوڑ کر وہ آگے نکل گیا اور پھر لمبا چکر کاٹ کر ہوٹل پہنچا۔ دوسرے روز اور پھر تیسرے روز بھی اس سے یہی غلطی سرزد ہوئی۔ آخر نفسی تجزیہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس ہوٹل سے جو اس کے عام راستہ میں ہی واقعہ تھا۔ ان کو شدید نفرت تھی۔ کیونکہ وہاں پہلے ایک رئیس زادہ علاج کے لئے ٹھہرا ہوا تھا جو علاج کے وقت کے لحاظ سے کم فیس دیتا تھا۔ فرائڈ نے اس کے علاج سے لاپرواہی برتنی شروع کر دی۔ مگر جب فرائڈ وہاں سے گزرتا تو وہ آواز دیکر بلا لیتا۔ اس سے بچنے کے لئے فرائڈ نے وہ راستہ ہی بدل دیا۔ مگر اس حرکت پر اس کے اخلاقی جذبات یعنی کانشنس نے ملامت شروع کر دی۔ جس سے بچنے کے لئے اس واقعہ کی یادداشت کو لاشعور میں دبا دیا گیا۔ اس لئے جب وہ اس راہ کے موڑ پر پہنچتا تو لاشعوری حالت میں دوسرے راستہ پر پڑ جاتا۔ مگر ایسے دبائے ہوئے جذبات اچھے ہوں یا برے۔ اگر کثرت سے لاشعوری حرکات پر مجبور کر دیں۔ تو عام فرزانہ زندگی گزارنے میں دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان علاج کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ گو معمولی لاشعوری کیفیت بھی روحانی کوفت کا موجب رہتی ہے۔ کیونکہ دباؤ کے لئے تھوڑی بہت طاقت ضرور صرف ہوتی ہے۔ اسلئے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بہت ضروری چیز ہے

فرائڈ کو اپنے طریقہ علاج کی کامیابی اور شہرت کی بناء پر نظریاتی میدان میں بھی قدم رکھنے کا شوق ہو گیا۔ چنانچہ اپنے طریقہ کے متعلق لکھتا ہے کہ "دراصل میں یہ علاج معالجہ کا خاص ذریعہ تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لئے سائنس کا درجہ حاصل ہو جانا بھی مقدر ہے

یعنی لاشعوری عمل کی سائنس گو اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ کسی مسئلہ کو مکمل طور پر حل کر سکے۔ مگر عام قدردانی سے اندازہ ہوتا ہے کہ سائنس کے اکثر شعبے اس سے استفادہ کرنے پر آمادہ ہیں"

اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ فرائڈ نے روحانی اقدار میں شہوانی جذبات کو علاج کی اغراض سے اتنا بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے کہ اخلاقی جذبات کی قدر و قیمت بالکل مدھم پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ اس ذریعہ سے یورپ کے ماحول کے مدنظر جلد ہی مریض کام کاج کے قابل ہو جاتا۔ یہ طریقہ سائنس دانوں کے عام مادہ پرست رجحانات سے بھی ممد و معاون تھا۔ اس لئے انہوں نے بھی اپنے اپنے شعبہ کے لحاظ سے فرائڈ کے نظریات سے استفادہ کرنا غنیمت جانا۔ مگر اس کے یکطرفہ رجحان کی وجہ سے اس کے ساتھ کام کرنے والے ڈاکٹر ینگ اور ڈاکٹر ایڈلر علیحدہ ہو گئے۔ کیونکہ بعض مریضوں کو اس علاج سے شدید نقصان پہنچا تھا۔ دوسرے یہ دونوں ماہرین اخلاقی جذبات کو روح کا جبلی اور فطرتی حصہ سمجھتے تھے۔ جس کو گھٹانا اور کمزور بنانا ان کے نزدیک نقصان دہ تھا۔

گو فرائڈ نے بھی روحانی اقدار کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک super ego جو کہ اخلاقیات۔ مذہب اور کانشنس کا گھر ہے۔ دوسرا ego جس میں وہ فطرت کام کرتی ہے۔ جس کا تعلق حیوانی جذبات اور نفسانی خواہشات سے ہے۔ جیسا کہ بھوک اور پیاس اور جنسی شہوات۔ دوسرے خود غرضی۔ برتری اور مقابلہ کے جذبات وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں تقسیمیں قرآن کریم کے فرمودہ نفس لوامہ اور نفس امارہ سے مطابقت رکھتی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ قرآنی تعلیم نفس امارہ کو نفس لوامہ کی زیر نگرانی چلنے کی تلقین کرتی ہے۔ مگر فرائڈ نفس امارہ کو جبلی اور قدرتی بتاتا ہے۔ اور نفس لوامہ کو کسبی اور غیر قدرتی ثابت کرنے کی کوشش میں سرگرم پاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اگر غلو کو نظر انداز کر دیا جائے تو فرائڈ نے جو نفس امارہ کے طریقہ عمل کو اثرات اور تجربات کی بنا پر بیان کیا ہے۔ وہ بہت بڑا کام ہے۔ جس سے اس کے مخالف اور موافق دونوں طبقہ کے ماہرین نفسیات نے فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ عملی لحاظ سے نفس امارہ کے اس نے دو حصے بیان کئے ہیں۔ ایک ego ایگو اور دوسرا id ایڈ۔ ایگو شعوری حصہ ہے۔ جو کہ دلیل اور فرزانگی کی نمائندگی کرتا ہے اور

ایڈ جبلی جذبات پر مشتمل ہے جو کہ لاشعوری حالت میں رہتے ہیں اور ایگو میں پہنچ کر شعور کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں پھر ایگو کو اپنے جذباتی زور کے مطابق قوت بھی دیتے ہیں تاکہ ان کی تسکین اور تشفی کے لئے راہ نکالے۔ یعنی ایگو خود نفسیاتی قوت سے محروم ہوتا ہے۔ اس کو مناسب قوت جذبات ہی مہیا کرتے ہیں جن کی بنا پر وہ یادداشتوں تجربہ اور ماحول کے اثرات سے دوچار ہو کر اس جذبہ کی خواہش کی تکمیل کی راہ نکالتا ہے

خواہشات کی تکمیل کے راستہ میں ایگو کو نفس لوامہ سے بھی واسطہ پڑتا ہے جو کہ عام معاشرتی قوانین مذہبی احکامات اور اخلاقی اقدار یعنی کانشنس کو مدنظر رکھنے کی تلقین کرتا رہتا ہے مگر فرائڈ کا خیال ہے کہ نفس لوامہ یا super - ego ایگو کے ہی ایک پہلو یا حصہ کا نام ہے جو باپ کے ڈنڈے اور ماحول کے اثرات کے نتیجہ میں بن جاتا ہے۔ اس لئے اس کو جبلی اور قدرتی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ نفس امارہ کی جبلی خواہشات کی کما حقہ تکمیل کے راستہ میں ایک روکاوٹ ہے اور ان دونوں نفسوں کا اختلاف بعض دفعہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر نفس لوامہ کو دبایا جائے تو نفس امارہ بلا روک ٹوک اپنی من مانی کر سکتا ہے۔ گو وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ان دونوں نفسوں کے

باہم مشورہ سے بھی خواہشات کی تسکین ہو جاتی ہے۔ بلکہ کہتا ہے کہ "ایسے موقعہ پر بڑی کامیابی کا احساس ہوتا ہے۔ جب کہ نفس امارہ کی کوئی خواہش نفس لوامہ سے مطابقت حاصل کرے۔ بلکہ احساس کمتری اور احساس گناہ کو بھی نفس امارہ اور نفس لوامہ سے کشمکش کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے"!

(Group Psychology)

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کسی خواہش کو نفس لوامہ کی تائید اور مطابقت حاصل ہو جائے تو لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر نفس امارہ کی تمام خواہشات ہی نفس لوامہ کی صلاح اور مطابقت سے پوری ہو سکیں تو ساری زندگی ہی بغیر خوف و حزن کے یعنی احساس کمتری اور احساس گناہ سے مبرا گذر سکتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ میرا شیطان یعنی نفس امارہ مسلمان ہو چکا ہے۔ ورنہ جیسا کہ فرائڈ لکھتا ہے کہ

"ایگو (یعنی نفس امارہ کا شعوری حصہ) نفس لوامہ کے رحم و کرم پر رہتا ہے۔ جو کہ اس پر اخلاقی اقدار کی بوچھاڑ کرتا رہتا ہے کیونکہ نفس لوامہ ہی اخلاقیات کا مرقعہ ہے"

(New Introductory Lectures)

(باقی)

قائدین مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

چندہ مجالس کی آمد یکلخت گر گئی ہے۔ براہ مہربانی جملہ حضرات اس کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عزیزم ملک برکت اللہ صاحب منٹگمری کو ۲۳ر اکتوبر کو دوسرا بچہ عطا کیا ہے۔ جس کا نام ندیم اللہ رکھا گیا ہے۔ احباب عزیز کے صالح۔ خادم دین اور طویل العمر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے بھائی چوہدری محمد علی صاحب رائے ونڈ ضلع لاہور کی لڑکی عزیزہ طاہرہ صدیقہ بعمر چار سال مورخہ ۱۹/۱۱/۵۸ کو صرف تین چار گھنٹے بیمار رہ کر وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرماوے اور نعم البدل عطا کرے (چوہدری بشیر احمد رائے ونڈ ہیڈ کلرک دفتر خزانہ ربوہ)

وفات یافتہ احباب کا ذکرِ خیر قائم رکھیں

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اذکروا موتاکم بالخیر۔ عام طور پر اس کا مفہوم یہ سمجھا جاتا ہے کہ جب تمہارا کوئی عزیز تعلقدار یا بزرگ فوت ہو جائے تو اس کا ذکر اچھے الفاظ سے کیا جائے۔ مرنے والے کی خوبیاں بیان کی جائیں اس کی اچھی خصلتوں کا ذکر کیا جائے۔ اپنی زندگی میں جو اس نے نیک کام کئے ہوں ان کی یاد تازہ رکھی جائے۔ حتی المقدور یہ کوشش کی جائے کہ مرنے والے کی کمزوریوں کا تذکرہ نہ ہو۔ یہ مفہوم اپنی جگہ درست ہے لیکن میرے نزدیک حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا ایک اور بھی مفہوم ہو سکتا ہے۔ عربی الفاظ کی ترکیب اس مفہوم کی بھی حامل ہے۔

حضور فرماتے ہیں اذکروا موتاکم بالخیر۔ اپنے وفات یافتہ احباب تعلق داروں عزیزوں اور بزرگوں کا ذکر خیر کے کاموں کے ساتھ جاری رکھو۔ یعنی اگر چاہتے ہو کہ تمہارے عزیزوں اور دوستوں کا نیک ذکر جاری رہے تو اس کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ان کی طرف سے نیک کام کئے جائیں جب مرنے والوں کی طرف سے ایسے کام جو خیر کہلانے کے مستحق ہوں کئے جائیں تو طبعی طور پر ان لوگوں کا ذکر اچھے طور پر جاری رہے گا۔ مثلاً نیک اولاد اپنے والدین کی طرف سے غرباء و مساکین کی پرورش کے انتظام کے لئے دار الشیوخ اور یتیم خانے کھول دے۔ اور یتیموں کی رہائش اور پرورش کا اعلیٰ انتظام کر دے۔ اور وہ یتیم بچے اس انتظام کے ماتحت اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اور عمدہ تربیت سے اچھے شہری اور سوسائٹی کے لئے مفید وجود بن جائیں تو قدرتی طور پر ان لوگوں کا ذکرِ خیر بھی قائم ہو گا جن کی یاد میں یہ نیک کام کیا گیا۔ یا اسی طرح اچھے شاگرد اپنے اساتذہ کی یاد کو قائم رکھنے کے لئے کوئی اعلیٰ تعلیمی ادارہ۔ اچھی تصنیف یا سکول کھول دیتے ہیں۔ اور اس سے بنی نوع انسان علمی فائدہ حاصل کر کے قوم و ملک کے لئے مفید وجود بن جاتے ہیں۔ تو اس میں کیا شک ہے کہ جس کے نام پر یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے اس کی یاد اچھے لفظوں اور اچھے پیرایہ میں کی جائے گی۔ یا اگر کوئی دوست۔ کوئی محب اپنے کسی دوست اور محب کی طرف سے مسجد۔ کنواں یا ہسپتال بنوا دیتا ہے۔ تو جب تک اس مسجد میں لوگ نمازیں پڑھتے رہیں گے یا جب تک اس کنوئیں سے لوگ پانی پیتے رہیں گے یا جب تک اس ہسپتال میں علاج کرواتے رہیں گے جس شخص کے نام پر یہ مسجد یا کنواں یا ہسپتال بنوایا گیا ہوگا۔ یا جس کی طرف سے ان کی تعمیر کروائی گئی ہو گی۔ اسے لوگ اچھے پیرایہ میں یاد کرتے رہیں گے

پس حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے مطابق کہ اپنے وفات یافتگان کا ذکرِ خیر کی قسم کے کاموں سے جاری رکھو اور قائم رکھو کے پیش نظر ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ صرف اس بات پر ہی اکتفا نہ کرے کہ مرنے والے کی یاد میں چند اچھے الفاظ لکھ دئے یا اس کی زندگی کے چند نیک کاموں اور نیک خصلتوں کا ذکر کر دیا۔ بلکہ وہ اس بات کی بھی پوری کوشش کرے کہ اپنے متعلقین کی یاد کو خیر کے کاموں سے قائم رکھے یعنی ان کی طرف سے خیر کے کام کرتا اور کرواتا رہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان سے یہ بھی ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی مر جاتا ہے اور اس کے مرنے کے ساتھ اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے اعمال کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی طرف سے ایسا صدقہ و خیرات کیا جائے کہ جس سے فائدہ پہنچتا رہے۔ مثلاً کوئی شخص کنواں اپنے مرحوم بزرگ یا عزیز یا دوست کی طرف سے کھدوا دیتا ہے۔ اس سے بہت سے مسافر پانی پیتے ہیں۔ راہگذر پانی پیتے ہیں۔ جانور آتے ہیں تو وہ اپنی پیاس کو بجھاتے ہیں۔ الغرض ہر ایک فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اب یہ اس قسم کا صدقہ اور خیرات کا کام ہے۔ جس سے بنی نوع انسان کو نفع پہنچتا ہے۔ اگر ہم اس قسم کے خیر کے کام وفات یافتہ احباب کی طرف سے کرتے رہیں تو اس طریق سے بھی ان کا ذکرِ خیر قائم رہے گا

ہمارے محسن آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تحریک مبارک جماعت کے سامنے ہے کہ آپ جب بھی تحریک جدید کا چندہ ادا کرتے ہیں تو سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ادا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بھی دیتے ہیں۔ اپنی ان ازواج کی طرف سے بھی دیتے ہیں جو خدا کو پیاری ہو چکی ہیں۔ پھر دیگر مرحوم اعزّہ کی طرف سے بھی آپ خیرات کرتے ہیں۔ اور حضور کی اتباع میں بعض اور لوگ بھی اپنے بزرگوں اور عزیزوں کی یاد۔ ان کی نیک یاد کو قائم رکھنے کے لئے نیکی کے کام کرتے اور کرواتے رہتے ہیں۔ یہ بات ان تجربات کی رو سے ثابت ہے کہ جس طرح دعاؤں سے وفات یافتہ لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔ اسی طرح ان کی طرف سے اگر نیک کام کئے جائیں تو اس کا ثواب اور اجر ان کو ملتا ہے۔ اور ان کی روحوں کو اس سے جہاں فائدہ پہنچتا ہے وہاں اس دنیائے فانی میں بھی ان کے ذکرِ خیر میں اضافہ ہوتا ہے۔

سب سے بڑی چیز تو قرآن کریم ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیمات کا پھیلانا اور اس کی تبلیغ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وجاھدھم بہ جھاداً کبیراً۔ قرآن کریم کا پھیلانا جہادِ کبیر ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ ایک دفعہ آپ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے علیؓ یہ سامنے دو پہاڑوں کے درمیان جو وادی نظر آتی ہے۔ اگر اس وادی میں اونٹ اور گھوڑے بھرے ہوں اور وہ سب اونٹ اور گھوڑے تجھے مل جائیں تو یہ کتنی بڑی بات ہے پھر فرمایا اگر تجھے اتنے اونٹ اور گھوڑے مل جائیں تو اس سے بہت زیادہ بہ دولت ہے کہ کسی ایک انسان کو تیرے ذریعہ ہدایت مل جائے۔

دوسروں کو ہدایت کی طرف لانا کتنا عظیم الشان کام ہے اور اس میں کیسی عظمت ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا خیر ہو گی کہ خدا کے احکام اور اس کی شریعت سے دنیا کو آگاہ کیا جائے۔

پس وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ ان کے وفات یافتہ احباب اور متعلقین کا ذکرِ خیر قائم رہے۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے مجاہدین اسلام کو ضروری اسلحہ سے مسلح کریں اور ان ضروریات کو جو اسلام کی تبلیغ کے لئے ضروری ہیں کو پورا کرنے کے لئے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے وفات یافتہ احباب کی طرف سے اپنے پاکیزہ اموال میں سے ایک حصہ خرچ کریں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے نیک اصحاب کی طرح اپنے بزرگوں۔ عزیزوں اور قرابت داروں کی طرف سے چندہ ادا کر کے ان کا ذکرِ خیر قائم رکھیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواستِ دعا

میرا چھوٹا بھائی غلام محمد (ابن چوہدری سردار محمد صاحب مرحوم) قیام پور ورکاں میں سخت بیمار ہے اور تشنج دست بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا کرے اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین (محمود احمد۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر ”الفضل“ کا خاص نمبر

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا جو نہایت اہم دینی مضامین پر مشتمل ہوگا اور تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

بزرگانِ سلسلہ اور دیگر اہل قلم حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ پرچہ کی تیاری اب شروع کی جا رہی ہے اس لئے از راہ کرم جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

اس نمبر کی غیر معمولی طور پر وسیع اشاعت ہوتی ہے۔ لہٰذا مشتہر و ایجنٹ حضرات بھی جلد سے جلد اشتہارات اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

پروگرام ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
بموقعہ جلسہ سالانہ

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر موجود ہوں۔

۲۔ جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کر لے۔ امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

۳۔ جو جماعت کسی اچانک پیش آنے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی اسکو ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کو موقعہ دینے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ مقررہ پروگرام کے مطابق دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

۴۔ وقت مقررہ درج کردہ پروگرام کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ امید ہے کہ انتظامی دقتوں کے پیش نظر احباب جماعت پورا تعاون فرمائیں گے۔

۵۔ ملاقات روزانہ صبح ½۸ بجے اور شام کو ½۶ بجے شروع ہوا کرے گی۔ لہذا وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملاقاتیوں کا پہنچنا لازمی ہے۔

۶۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ابھی کمزور ہے اس لئے احباب پرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خاص خیال رکھیں۔

۷۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کے وقت پاس بیٹھ کر کرواتے جائیں۔ اور جب دوسری جماعت کے احباب کی ملاقات شروع ہو تو اس جماعت کے امیر یا صدر کے لئے جگہ خالی کر دیں۔

۸۔ بیعت کرنے والے احباب مقررہ تاریخوں کو صبح ½۸ بجے اور شام کو ½۶ بجے دفتر میں تشریف لا کر اپنے نام داخل کروا لیں۔

۲۶ دسمبر صبح ½۸ بجے جمعہ

جماعت	وقت
جماعتہائے حیدر آباد و خیر پور ڈویژن	۱۵ منٹ
" بہاولپور ڈویژن بہاولنگر و رحیم یارخان	۱۵ "

۲۶ دسمبر شام ½۶ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن	۳۲ منٹ
" منٹگمری شہر و ضلع	۲۰ "
" گوجرانوالہ " "	۳۰ "
" آزاد کشمیر	۸ "
" شیخوپورہ شہر و ضلع	۲۰ "

۲۷ دسمبر صبح ½۸ بجے ہفتہ

جماعت	وقت
جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۱۲ منٹ
" ملتان شہر و ضلع	۲۰ "
" جہلم " "	۱۵ "

۲۷ دسمبر شام ½۶ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۵۰ منٹ
" میانوالی " "	۳ "
" کیمبل پور " "	۵ "
" لاہور " "	۲۳ "

۲۸ دسمبر صبح ½۸ بجے اتوار

جماعت	وقت
جماعتہائے گجرات شہر و ضلع	۳۵ منٹ
" مظفر گڑھ " "	۵ "
" ایسٹ پاکستان	۵ "

۲۸ دسمبر شام ½۶ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۰ منٹ
بیعت	۱۰ "
جماعتہائے کراچی شہر و مضافات	۲۵ "
" کوئٹہ ڈویژن و قلات	۱۳ "
" جھنگ "	۱۵ "

۲۹ دسمبر صبح ۹ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے لائلپور شہر و ضلع	۴۰ منٹ
" سرگودھا " "	۳۰ "
بیعت	۱۰ "
جماعتہائے ہندوستان	۱۰ "
" بیرونی ممالک	۵ "

(پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

خدام الاحمدیہ کیلئے خدمت کا موقعہ

جیسا کہ آپ خدام الفضل مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء پڑھ چکے ہیں۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ خدام الاحمدیہ کا کام ہی خدمت کرنا ہے۔ لیکن حضور کی ہدایت کے بعد تو یہ کام اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر مختلف قسم کے فرائض کی بجا آوری میں معاونین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر قسم کے احباب کی ضرورت ہوگی۔ میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی جماعت میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں جلد تر بھجوا دیں۔

نام خادم — عمر — صحت — تاریخ بیعت — کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتا ہے

یہ امر واضح رہے کہ بیرونی جماعت سے آنے والے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جاتی ہیں کہ وہ تقاریر پوری طرح سن سکتے ہیں۔ اسلئے اس طرف سے بے فکر رہیں۔

یہ فہرستیں پندرہ دسمبر ۱۹۵۸ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ ایسے خدام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں۔ وہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۸ء تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع دیں تا ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارا سہارا

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ لیکن حکم اسی کا ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

تحریک جدید نیک مقاصد کے پیش نظر شروع کی گئی۔ ہزاروں اور لاکھوں کی دعائیں عاجزیاں، بے قراریاں اور اسلام کی فتح کے لئے قربانیاں آخر رنگ لائیں گی۔ خدا کے پیارے اور مخلص خادم کا سہارا اس قادر و توانا اور ذات اقدس پر ہے……

(وکیل المال تحریک جدید)

ایک گمشدہ کلیم کی تلاش

مکرمی نور محمد صاحب ولد وزیر محمد صاحب کے کلیم مالیتی پانچ ہزار کے فیصلہ کی نقل چند دنوں سے کہیں گم ہوگئی ہے۔ جس کے باعث مالک کلیم کو سخت پریشانی ہے۔ غالب گمان ہے کہ پرائمری سکول محلہ دار الرحمت وسطی سے دفاتر تحریک جدید کی طرف آتے ہوئے راستہ میں وہ نقل (جو دو کاغذات ٹائپ شدہ پر مشتمل ہے) گر گئی ہے۔ جن صاحب کو یہ کاغذات ملیں وہ خاکسار کو جلد از جلد پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب جو نہایت مخلص احمدی ہیں سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبد الحمید ولد محمد حسین احمدی شیخ بستی گلی نمبر ۲ اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

۲۔ میرے بڑے بھائی غلام احمد صاحب ٹیلر ماسٹر بدوملہی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عصمت اللہ ربوہ

۳۔ میرے چھوٹے بھائی بشیر احمد صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ (مستری منظور احمد ولد لال دین موضع تھال)

۴۔ خاکسار کی بہن خطرناک مرض میں تقریباً دو سال سے مبتلا ہے۔ درویشان قادیان و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شفا کامل عطا فرمائے۔

(خاکسار دوست محمد چوہدری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھیوہ جیہ)

متروکہ صنعتی ادارے اور شہری املاک نیلام ہونگی

کراچی ۳ دسمبر۔ وزیر بحالیات لیفٹنٹ جنرل محمد اعظم خاں نے بے خانماں افراد کے تصدیق شدہ دعاوی کے قطعی معاوضے دینے کے متعلق اپنی تجاویز مکمل کر لی ہیں۔ ان تجاویز پر قریباً ایک ماہ تک عمل شروع ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی متروکہ صنعتی اداروں۔ فیکٹریوں سینماؤں، ورکشاپوں اور دوسری شہری متروکہ املاک کا نیلام شروع ہو جائے گا۔

مرکزی وزارت بحالیات ایک ماہ کے اندر اندر بھارت میں چھوڑی ہوئی شہری و دیہی املاک کے قریباً تین لاکھ چالیس ہزار دعاوی کا قطعی معاوضہ دینے کے لئے اپنے عظیم منصوبہ پر عمل شروع کر دیگی۔ اس کے ساتھ ہی پاکستان میں غیر مسلموں کی متروکہ شہری املاک صنعتی اداروں فیکٹریوں، سینماؤں اور ورکشاپوں وغیرہ کا نیلام شروع کر دیا جائے گا۔

روسی سیارہ مشرقی پاکستان میں گرے گا

ڈھاکہ ۲ دسمبر۔ رصدگاہ کی سرکاری اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ روس کا مصنوعی سیارہ کسی وقت مشرقی پاکستان کے کسی مقام پر گر جائے گا۔ یہ سیارہ ۲۵ درجے کے زاویے پر تیزی سے مشرقی پاکستان کی جانب آ رہا ہے۔ اسے روس نے کوئی ۳ ماہ قبل فضا میں چھوڑا تھا۔ سارے صوبے کے باشندوں بالخصوص دیہات کے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اگر وہ کوئی چیز گرتے ہوئے دیکھیں تو فوراً پولیس یا قریبی فوجی چوکی میں اطلاع دیں۔

سمگلر کو تیس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا

کراچی ۳ دسمبر بحری کسٹمز کے کلکٹر کی عدالت سے کراچی کے کروڑپتی تاجر حاجی موسیٰ کو سونا سمگل کرنے کے الزام میں دس لاکھ روپے کی سزا ہوئی ہے۔ نیز اگر وہ سمگل شدہ سونا اپنے پاس رکھنا چاہیں تو انہیں مزید بیس لاکھ روپے بطور جرمانہ ادا کرنے ہونگے۔ حاجی موسیٰ کے نہایت خوبصورت بنگلے سے نو ہزار تولے سمگل شدہ سونا برآمد ہوا تھا۔ اگر ملزم بیس لاکھ روپے کا جرمانہ ادا نہیں کریگا تو پھر یہ سارا سونا ضبط کر لیا جائے گا۔

امریکی سکول میں نناسی معصوم بچے جل کر ہلاک ہو گئے

لاشیں ابھی تک نکالی جا رہی ہیں۔ حادثہ اتفاقی نہیں تھا؟

شکاگو (امریکہ) ۳ دسمبر۔ شکاگو کے رومن کیتھولک سکول میں ہولناک آگ لگ گئی جس میں ۹۴ افراد جن میں ۸۹ بچے تھے، ہلاک ہو گئے اور کم از کم ایک سو افراد زخمی ہو گئے ملبے میں سے زخمیوں اور لاشوں کو ابھی تک نکالا جا رہا ہے۔ اس لئے ان کی تعداد میں اضافہ کا امکان ہے۔ ہلاک شدگان میں سکول کی تین استانیاں اور تین راہبہ بھی ہیں جو بچوں کو بچانے کے لئے آگ میں کود گئے، لیکن خود بھسم ہو گئے

اس ہولناک حادثہ کے اثرات ابھی تک بعض تماشائیوں پر اتنے گہرے ہیں کہ وہ بارہ گھنٹے بعد بھی منہ سے ایک لفظ نکالنے پر قادر نہیں ہو سکے۔ اس سکول میں کل ایک ہزار سات سو بچے زیر تعلیم تھے اور جو بچے چھٹی ہونے پر گھروں میں واپس نہیں پہنچ سکے ان کی مائیں اور باپ پیلے زرد چہرے لئے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان تمام لاشوں کو دیکھ رہے ہیں جنہیں قبرستان کے قریب ایک کھلی جگہ چار پائیوں پر ڈال کر رکھ دیا گیا ہے۔ ان میں سے کئی مائیں ایسی ہیں جو کسی بھی لاش کو شناخت کرنے کے لئے ان کے چہروں سے چادر نہیں ہٹا رہیں کہ مبادا انہیں میں ان کے بیٹوں کی لاشیں نہ ہوں۔ اور ذرا سی امید کا چراغ ان کے سینوں میں ٹمٹما رہا ہے کہ شاید ان کا بیٹا زندہ ہو۔ وہ بجھ نہ جائے اور ان کے سینے کی ہوک میں تبدیل ہو کر نہ رہ جائے کئی ماں باپ تو ایسے ہیں کہ وہ قریبی گرجا میں سجدوں میں گرے ہوئے ہیں اور خدا سے التجائیں کر رہے ہیں کہ ان کے بیٹے زندہ ہوں اور اس ظالم آگ کے الاؤ نے ان کے معصوم ننھے بدن کو چھوا نہ ہو

ان میں سے بہت سے بچے اپنی کلاسوں میں تھے کہ آگ نے انہیں بچنے نہیں دیا۔ استانیوں نے انہیں دفائر بریگیڈ کے انتظار میں اطمینان سے بیٹھے رہنے کی ہدایت کی تھی۔ اور ان کی ننھی جانیں وہیں بیٹھے بیٹھے ختم ہو گئیں۔ پولیس اور آگ بجھانے والا عملہ جب ان تک پہنچا تو ان کے پیارے پیارے معصوم ہاتھ ادھ کھلی اور ادھ جلی کتابوں میں ٹکے ہوئے تھے۔ لیکن اب ان میں زندگی نہیں تھی۔ بہت سے بچوں نے آگ کے مہیب شعلوں سے بچنے کے لئے کھڑکیوں میں سے باہر چھلانگیں لگا دیں۔ لیکن وہ موت کی آغوش سے بچ نہ سکے۔

ملکی صنعتوں پر نفع کی شرح

کراچی ۳ دسمبر ملکی صنعتوں پر نفع کی شرح مقرر کرنے کے بارے میں نیا فارمولا آجکل تیار کیا جا رہا ہے اور توقع ہے کہ ایک، دو ہفتہ تک اس کا اعلان کر دیا جائے گا اس فارمولے کی تشکیل حکومت کے اس اعلان کی روشنی میں کی جا رہی ہے۔ کہ ملکی صنعتوں پر سوا چھ فی صد منافع کی یکساں شرح کا اطلاق ہوگا۔ آج کل نفع کی حد مقرر ہے۔

ضمانت پر رہائی اور دوبارہ گرفتاری

ڈھاکہ ۳ دسمبر سب ڈویژنل آفیسر صدر جنوبی ڈھاکہ مسٹر اے اکبر نے مسٹر ابو المنصور احمد شیخ مجیب الرحمٰن، مسٹر قربان علی اور مسٹر نور الدین کی بیس ہزار روپے کی ضمانتیں اور اتنی ہی رقم کے ذاتی مچلکے منظور کر لئے، انہیں ۱۲ اکتوبر کو آمدنی کے نامعلوم ذرائع سے دولت حاصل کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ رہائی کے بعد مسٹر ابو المنصور احمد اور شیخ مجیب الرحمٰن کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مصر کے خلاف بورقیبہ کے الزامات

قاہرہ ۳ دسمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے عراقی حکومت اور عرب لیگ سے درخواست کی ہے کہ تونس کے صدر حبیب بورقیبہ کی طرف سے عائد کردہ الزامات کی تحقیقات کی جائے۔ یاد رہے حبیب بورقیبہ نے حال ہی میں یہ اعلان کیا تھا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے حکام نے مجھے (بورقیبہ) قتل کرانے کی سازش کی تھی

کرنے کے سوال پر وزیر خزانہ، وزارت تجارت اور وزارت صنعت کے اعلیٰ حکام غور کر رہے ہیں۔ بعد میں اس فارمولا کو منظوری کے لئے صدارتی کابینہ میں پیش کیا جائے گا۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کا اجلاس

مورخہ ۵ر دسمبر بعد نماز مغرب حلقہ دارالصدر غربی میں مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے تحت ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں مکرم مولوی نورالحق صاحب انور سابق مبلغ امریکہ "امریکہ میں تبلیغ اسلام" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے

احباب زیادہ سے زیادہ جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایٹم بم کے ہولناک اثرات ابھی ختم نہیں ہوئے

ہاوسٹن (ٹیکساس) ۴ر دسمبر۔ اوساکا یونیورسٹی کے پروفیسر طبیعیات ڈاکٹر ٹنکیونا گامیا نے کل یہاں کہا کہ امریکہ نے تیرہ برس قبل ہیروشیما پر جو ایٹم بم پھینکا تھا، جاپان کے باشندے اب تک اس کے ہولناک اثرات سے سنبھل نہیں سکے ہیں۔ اور اس دھماکے سے مجروح ہونے والے کئی جاپانی ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے لوگ اب بھی ریڈیائی جراحت سے ہلاک ہو رہے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۱۱ر دسمبر ۵۸ء کے دو بجے دن تک نظرثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فی صدی نرخ کے سر بمہر ٹنڈر مقررہ فارموں پر (جو اس دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکور کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) مطلوب ہیں۔ آمدہ ٹنڈر اسی روز (۱۱ر دسمبر ۵۸ء کو) دو بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت معہ ٹنڈر پرسنٹیج	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	مدت تکمیل کام
بریڈ کالونی میں مختلف جگہوں سے B.T. Fincing ہٹا کر اور باڑ کی بجائے پختہ دیوار تعمیر کرکے لاہور یارڈ میں ورک مینز لائن کو علیحدہ کرنے کے لئے B.T. Fincing کی تعمیر	-/۲۲۰۰ روپے	-/۱۷۵۰	تین ماہ

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں ۱۱ر دسمبر ۵۸ء سے قبل اپنے نام اس فہرست میں اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کرکے درج کروا سکتے ہیں اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) مفصل شرائط و ہدایات اور نظرثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ ہائے لاگت وغیرہ میرے دفتر سے روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔ زرضمانت جناب ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۱ر دسمبر ۵۸ء سے قبل جمع کرا دینا ٹھیکیداروں کے لئے مفید ہوگا۔

ٹنڈروں میں پرسنٹیج ریٹ کامل اعداد میں درج ہونا چاہئے۔ کسور پر مشتمل نرخ قابل نامنظوری ہوں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

M. A